منشور رسولان ہمہ محتاج بنامتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورید انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرد محمدؐ

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۴

مثنوی

چکیدہ قلم صداقت رقم جناب منشی سید عبدالحی صاحب سبزواری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند — ما باپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود — ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شئی — ہر دل مین تری جگہ نہان ہی
احسان ترا ہی کیا فراوان — منت کو تری نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو — حادث سب اور قدیم ہے تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو
قہاری پہ اپنے جب تو آوے — پانی سے آگ مین لگاوے
تیری رحمت جو جوش پر آوے — ابر احسان خروش پر آوے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم — سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمۂ رحمت الٰہی — خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت — زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور — بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر

سرور فتر انبیا محمدؐ — سردار اصفیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اسپر — اس کے اصحاب پر مقرر
بعد اسکے ای ناظرین منشور — ای پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہی پرچا — دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے — توقیع سرمدی یہی ہے
دینداروں کو اس سے ہے ہدایت — دینداروں کو ہے فروغ ملت
اسپر گذرا ہے تیرہوان سال — ہی چودہوان اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین — شرمندہ ہے جس سے ماہ و پروین
صورت پر اس سے یہ جوانی — دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر — کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس کے نور دین ہے — جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
حرفون مین بہری ہے کتابی — ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار — ہے تم سے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا — ہر عشرے مین کمال اپنا
ہے پانچ روپیہ قیمت سال — کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت — قیمت دیوین گے حسب طاقت

ہی دل سے دعاے سبزداری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

نبوت محمدی کے محقق کو جواب نمبر ۳

اگر کہو کہ یہودی عہد عتیق کے اصولون اور احکام پر دل سے عمل نہ کرتے تہے اور ان مین طرح طرح کی فساد اور کم زوریان پیدا ہوگئی تہین. اس واسطے حضرت مسیح اون کی ہدایت اور بچانے کے واسطے مبعوث ہوے ہم کہتے ہین کہ ہم اس امر کو بہ خوشی منظور کرتے ہین کہ یہودیون مین طرح طرح کے کیا صدہا کم زوریان اور ہزارون فساد پیدا ہوگئے تہے. توحید برائے نام رہ گئی تہی ورنہ سب کے سب مشرک بنے بیٹہے تہے خدا کو ایسی صفتون سے موصوف کرتے تہے جو اوسکی شان کے شایان نہین ہین. موسوی شریعت پر عمل کرنا چہوڑ دیا تہا توریت وغیرہ کو اپنی بُری خیالات سے بہر دیا تہا اگر کوئی سچا پیرو تہا بہی تو اوسکی کوئی مانتا نہ تہا. مگر ہم کہتے ہین کہ مسیح نے ان باتون کی تو اصلاح اور ہدایت کی ہی نہین بلکہ اولے ان کو اور بہی خراب اور بداعتقاد بنا دیا یہودیون کو ضرورت تو ایک ایسی نبی کی تہی کہ جو ان کو انکی برائیون اور کفریات سے خبردار کرے. نہ کہ ایک ایسے شخص کی جو خود کفر مین پہنسای. جس مرض مین یہودی گرفتار تہے مسیح نے اوسکی دوائی تو کی ہی نہین اولے ایک اور پھندے مین پہنسا دیا. اگر مسیح ان کو انکی کفریات سے بچاتا اور ان کو شریعت موسوی اور احکام عہد عتیق پر چلنے کی ہدایت کرتا تو ہم جانتے کہ اوس نے لوگون کو بچایا. وہ تو اپنا ہی جہگڑا لے بیٹہا. آیا بچانے کے واسطے اولے بچا اون کو پہنا گیا. واہ کیا اچہی ابدی زندگی بخشی ہے. اگر ابدی زندگی ایسے ارتداد و کفر کا نام ہے تو پہر مشرکون اور دہریون کا ناحق نام بدنام ہے.

مستر منصور صاحب آپ کا یہ کہنا کہ جن کا مون سے انسان مجبور تہے مسیح نے ان کی تکمیل کی اور ہمارے بوجہ کو ہلکا کیا کیا معنی رکہتا ہے مسیح نے کس کام کی تکمیل کی کیا اس امر کی کہ مین خدا کا بیٹا ہون ہمارا کون سے بوجہ ہلکا کیا. یہ کہ مین تمہارا کفارہ ہوتا ہون اگر یہی معنی ہین تو درست ہین کیونکہ مسیح کے سولے اور کسی چہوٹی بڑے نبی نے ایسی کفر کی تعلیم نہین دی اور نہ ایسا مرتدانہ نجات کا رستہ نکالا ہے

بائبل مین تو لکہا ہے کہ ایک کا بوجہ دوسرا نہین اٹہا سکتا مسیح نے ہماری بوجہ کو کیونکر اٹہا لیا شاید اس واسطے کہ خدا کا بیٹا تہا. پہر بائبل مین لکہا ہے کہ شریر کی شرارت شریر پر اور صادق کی صداقت صادق پر ہی پڑیگی ہم ہر ایک ہین کہ ہمارے گناہون کے بدلے مسیح کیونکر فدیہ اور کفارہ ہوگیا! اور دوسرا ہم کہتے ہین کہ اس صورت کے تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ خدا سوائے مسیح کے سولی پر چڑہانے کے اپنے بندون

کونہین بخش سکتا ہم دریافت کرتے ہین کہ خدانے آدم
ابرہام موسی یوشع داود سلیمان ملاکی وغیرہ
نبیون کو بخشا ہے یا نہین اگر بخشا ہے تو کس طرح
پر اگر کہو کہ وہ بھی مسیح سے خدا کے بیٹے ہونے اور
کفارہ پر ایمان رکھتے تھے تو ہم کہتے ہین کہ یہ
صرف خیال ہے خیال ہی اسکا کوئی ثبوت نہین ہے
اور اگر کہو کہ یون ہے بخش دیا تو ہم کہتے ہین
کہ اسی طرح اور دن کو بخشدیگا ہم پھر دریافت
کرتے ہین کہ زید سے گھر مین ایک لڑکا پیدا ہوا
ہے ایک ایسا شخص ہے جو مسیح کو خدا یا خدا کا
بیٹا نہین جانتا بلکہ یوسف بخار کا بیٹا اور زید
مذکور کا لڑکا پیدا ہونے سے ایک ہی دن بعد
مرگیا اب بتلاے خدا اوسکو بخشیگا یا نہین اگر
بخشیگا تو کیونکر اگر کہو کہ مسیح سے وسیلہ سے تو
ہم کہتے ہین کہ مسیح پر تو وہ ایمان نہین لایا اور
نہ اوسکی ماں باپ کا ایمان تہا تو پھر بلا ایمان
لانے سے خدا اوس کو کیونکر بخشیگا کیونکہ مسیح بخشنے
کو ایمان لانے سے مشروط کرتا ہے جیسا کہ کہتا
ہے کہ مجھپر ایمان لاؤ۔ تاکہ تمہاری نجات ہو
ہم کہتے ہین کہ اوس کا کیا قصور ہے اوس کو
تو کچھ معلوم ہی نہین تہا وہ مسیح پر کیونکر ایمان
لاتا اور اگر کہو کہ اوسکو بخش جائیگا تو پھر
تمہارا مقررہ قاعدہ ٹوٹتا ہے کیونکہ تم کہتے ہو
کہ کوئی نسل اور کوئی آدمی گناہ سے خالی نہین
اور جو گناہ سے خالی نہین جب تک وہ مسیح پر
ایمان لائے تب تک بخشا نہین جاویگا۔ امید ہے کہ
مسٹر منصور صاحب اس سوال سے جواب سے ہمکو ضرور
مسرور فرماوین گے۔

مسٹر منصور صاحب سے فرماتے ہین کہ مسیح نے
ہمکو صرف نجات ابدی حاصل کرنے کے واسطے صرف
یہ کام فرمایا ہے کہ مجھہ پر ایمان لاؤ۔

ہم کہتے ہین کہ اول تو یہ انجیل سے روی سے
ہی غلط ہے مسیح کہتا ہے کہ حیات ابدی اس مین ہے
کہ تم ایک خدا کو مانون۔ یہ نہین صرف مجھہ پر ایمان
لاؤ ایک حواری کہتا ہے کہ ایمان بے عمل مردہ
ہے دوسرے ہم کہتے ہین کہ اس حکم سے لازم آتا
ہے کہ حضرت موسی وغیرہ کو جو کچھ دیا گیا وہ سب کا
سب لغو و باللہ ایک سراب اور دہوکہ کی ٹٹی
تہی خدانے دہوکہ اور فریب سے ہزارون نبیون
کو اور انکی امت کو بے ایمان کرکے مارا ان کو تو
کہتا رہا کہ ایک کا بوجھ دوسرا نہین اٹہا سکتا
خدا جو ریچہ سے پاک ہے اور اوسکی ذات مین
دوئی کی گنجایش نہین ہے اور شریعت پر عمل کرنا
نجات حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے سب
سے اخیر کے نبی ملاکی کو کہا گیا کہ تو لوگون کو یہہ
سنا کہ تم میرے بندے موسی کی شریعت کو یاد
رکھو اور صدہا سالون کے بعد مسیح سے زبانی یہ
شوشا اوڑایا کہ خدا کا ایک بچہ بہی ہے یا یہ کہ
خدا انسان کے روپ مین آیا ہے تم اسپر ایمان
لاؤ نعوذ باللہ یا تو وہ پاگل تھا اور یہ

ارتداد وکفر۔ اگر یہی نجات کا طریقہ اور اصل الاصول تہا تو اسکی اظہار کا پہلے کون مانع تہا کیا اوسوقت مسیح بالغ نہین ہوا تہا کہ اسکا دنیا مین ایک مخصوص راستہ سے پہنچنا نامناسب تہا یا اوس وقت وہ نالایق تہا آدم اور موسی سے وقت سے ہی کیون نہ اس مسئلہ کو پہیرا گیا ضرورت تو اوسکی ثابت ہی تہی مانع کون تہا۔ راقم صلیب

جواب نور افشان نمبری ۲۳ و ۲۴ جلد ۱۲ مطبوعۂ ۵، و ۱۲، جون سنہ ۱۸۸۴ء

نور افشان نمبر ۲۳ مطبوعہ ۵، جون و نمبر ۲۴ مطبوعۂ ۱۲، جون سنہ ۱۸۸۴ء جلد ۱۲ مین صاحب نور افشان نے نسبت پیشین گوئی توریت موسی کتاب استثنا باب ۱۸ نمبر ۱۵ کی جو درباب حضور پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اعتراض کیا ہے اور ایک بڑا لمبا چوڑا مضمون دونون نمبر مذکورہ کی ۸ کالم تک بہر دیا ہے صرف اعتراض ان کا دو باتون پر ہے ایک یہ کہ لفظ (تیرے بہائیون مین سے) مراد بنی اسرائیل سے ہے بنی اسماعیل سے نہین۔ دوسری لفظ برکت سے جو حضرت اسماعیل کے حق مین ہے اس سے برکت دنیوی مراد ہے دینی برکت مراد نہین ان دو اعتراضون پر اونہون نے سیاہی و کاغذ کا خون کیا ہے اور عذاب اخروی اپنی سر پر لیا ہے اور مثیل موسی اور دیگر عبارت پیشین گوئی مذکورہ سے شاید بوجہ نہ ملنے دلایل کے اور نظر موسی ہونے ذات احمدی کی پہلوتہی اور حق پوشی کی

ہی اور اسکی نسبت ذرا چون و چرا نہین کی جس سے آپ کی سراسر بٹ دہرمی و تعصب اور ایک طرفی بات پائی جاتی ہے منصفی تو آپ کی ہم جانتی آپ ان ساری باتون کا بیان کرتے جو اس نبوت مین بیان ہوی ہین اور جن جن باتون کا وجود ذات رسول عربی مین پایا جاتا انصافاً بلا تعصب قبول کر لیتے ہان مین نے غلط سمجہا اگر آپ ان سب باتون کو قبول کر لیتے تو یہ چکنا نوالہ اور تر لقمہ اور دنیا کی عزت و آبرو جیسی اب ہی ویسی پہر نہ رہتی اہل اسلام آپ کی معیشت اور ایسی خوش گذران کا سامان کہان سے کرتے۔ لمؤلفہ از نہی دست ہیچ می آید۔ آپ تو دیکہہ ہی چکے ہین کہ جن جن حضرات یوروپین نے انصاف کا جامہ پہنکر تثلیث کا گریبان چاک کر کے دامن ایمان کو پہیلا کر تاج تصدیق رسالت آنحضرت کا بڑی شان و شوکت سے سر پر رکہہ لیا ہے وہ سرکار اور اپنی ہموطنون کی نظرون سے گر کر نان شبینہ کو محتاج ہو گئے ہین دنیا کی عزت کا تاج اون کی سر سے گر پڑا ہے اہل اسلام کے پاس بجز نور ایمان کے کیا ہے اسکا ذایقہ آپ کیا جانین آپ نے تو سمجہ لیا ہے عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام سے گذرتی ہے۔

اب مین پیشتر وہ پیشین گوئی بجنسہ نقل کرتا ہون اور بعد کو پادری صاحب کے اعتراض کا جواب دیتا ہون اور یقین رکہتا ہون کہ اس مرتبہ پادری صاحب تعصب کا اسراف نہ کرین گے اور جو بات مان

لیتی کی ہے اوسکو انصافاً مان لین گے ۔

فرعون کے غرق ہونے کے تیسری مہینا بعد حضرت موسیٰ بیابان سینا مین معہ بنی اسرائیل کے وارد ہوے اور حضرت موسیٰ طور پر خدا سے ہم کلام ہوے خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تیسری دن بنی اسرائیل کو تیار رکھہ کہ مین اپنا کلام تجھہ سے کرون اور وہ لوگ بھی سب سنین موسیٰ نے مطابق حکم الٰہی کی سب لوگون کو دامن پہاڑ مین جمع کیا اور سب لوگون نے دیکھا کہ بادل گرجی بجلیان چمکین قہر نائی کی آواز ہوی پہاڑ سے دھوان اٹھا جب یہ دیکھا تو سب ڈر کر دور جا کھڑے ہوے ۔ تب اونہون نے موسیٰ سے کہا کہ تو ہی ہم سے بول کہ ہم سنین اور خدا ہم سے نہ بولے کہ کہین ہم نہ مرجاوین دیکھو خروج باب ۱۹ و ۲۰ ۔

جبکہ بنی اسرائیل نے بوجہ خوف کے یہ معذرت کی تو خدا نے بھی ان کو معذور سمجھہ کر حضرت موسے سے فرمایا کہ مین ایک تیرا مثیل و عدیل دنیا مین اپنا کلام دیکر بھیجونگا تاکہ وہ میرا کلام جسکا مجھ کو سنوانا منظور ہے بنی اسرائیل کو سنا وے لہذا حضرت موسیٰ نے سب بنی اسرائیل کو جمع کرکے اس نبی کی اس طرحسے خبر بیان کی ۔

استثنا ۱۸ باب ۱۵ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیری ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اس کی طرف کان دھریو ۔ ۱۶ اوس سب کے مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب مین مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین خداوند اپنی خدا کی آواز پھر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پھر دیکھون تاکہ مین مرجاون ۔ ۱۷ اور خداوند نے مجھے کہا کہ اونہون نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا ۔ ۱۸ ۔ مین ان کے لئے ان کے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا کرون گا اور اپنا کلام اس کے مونہ مین ڈالون گا اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اون سے کہیگا ۔ ۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب اوس سے لون گا ۔ ۲۰ ۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۱ ۔ اور اگر تو اپنی دل مین کہے کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوی نہین ۔ ۲۲ ۔ تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اوس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اوس سے مت ڈر ۔

پھر ایک دفعہ اور حضرت موسیٰ نے اپنی وفات سے کچھ پیشتر تمام بنی اسرائیل کو یکجا جمع کرکے تاکیداً احکام خدا پر ثابت رہنے کے واسطے سمجھایا اور در صورت نافرمانی سے بہت ڈرایا اور اسی رسول اولوالعزم کی خبر دی جسکو ہم پیشتر منشور محمدی نمبر ۲۲ جلد ۱۳ مین

بزمرۂ سوالات کے سوال ۳۶ مین لکھہ چکے ہین پادری صاحب اور عیسائی بہائیون کے نظر سے گذری ہوگی اور اب بہی بجنسہ نقل کرتے ہین چونکہ اس مقام پر تین نبوت یعنے حضرات موسیٰ وعیسیٰ وآنحضرتؐ کا بیان ہے اور عیسائی بہائی نبوت موسیٰ وعیسیٰ مین کچہ تکرار نہین کرتے اور یہان بحث بہی پیغمبر عربؐ کی نبوت سے ہے لہذا ان دو نبوتون کا بیان کرنا محض عبارت کو طول دینا ہے اسلئے صرف نبوت آنحضرتؐ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ استثنا ۳۳ باب ۲ فاران[1] ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیون کے ساتہ آیا اور اس کے داہنے ہاتہ مین ایک آتشی شریعت اون کے لئے تہی۔

اور حبقوق علیہ السلام بہی اسی نبوت کی خبر دیتے ہین۔ حبقوق ۳ باب ۲۔ ای خداوند تو برسون کے درمیان اپنی کام کو نئی سرے سے رونق بخش برسون کے درمیان اسی شہرت دی قہر سے درمیان رحم کو یاد کر ۳ خدا تیمان[2] سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا سلاہ اوسکی شوکت سے آسمان چہپ گیا اور زمین اسکی حمد سے معمور ہوی۔

اب مین اگر اوس نبوت کا بائبل سے پورا پورا تذکرہ کرون تو ایک کتاب تیار ہوجاوے لہذا بنظر طوالت کے پطرس حواری مسیح کی سند اور شہادت پر کہ وہ بہی جامع جمیع صحایف و اسناد انبیا ہے ختم کرکے پادری کے جواب دینے پر متوجہ ہوتا ہون۔ اعمال باب ۳ نمبر ۱۹ پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ

---

[1] فاران عبرانی نام ہے اور عربی مین جبال بنی ہاشم کہتے ہین یہ کئی پہاڑ ہین منجملہ ان کے ایک کوہ ابوقبیس ہے جس کی دامن مین مکہ معظمہ آباد ہے اس کے مقابل مین ایک اور پہاڑی ہے اور اس پہاڑی کے شرقی جانب مین شعب ابوطالب ہے یہان آنحضرتؐ کا مولد شریف مشہور و معروف ہے یہ وہی کوہ فاران ہے جسکی بیابان مین حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام چہوڑ آئے تہے اور بیر سبع یعنے چاہ زمزم اسی میدان مین حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وجہ سے متبرک مقام ہے دیکہو پیدایش ۲۱ باب ۱۲۔ ۲۱۔ اور کوہ سعیر اور کوہ فاران جدا جدا پہاڑیان ہین دیکہو پیدایش ۱۴ باب ۶ و ۷ فاران سے یعنے مکہ معظمہ سے سوائے محمد بن اسمٰعیل کے آجتک کوئی نبی مطابق اس بشارت کے پیدا نہین ہوا۔ ۱۲

[2] تیمان نام مدینہ طیبہ کا ہے اور یہین آپ کی قبر مطہرہ ہے جب تک آپ مکہ مین رہے کفار پر حملہ دینی نہین ہوا۔ جب آپ نے موافق حکم آلہی مدینہ کو ہجرت فرمائی تو اسی جگہ تا وفات آپ کا قیام رہا بعد قیام مدینہ طیبہ آپ نے بموجب حکم آلہی کفار مکہ پر بجہت اندفاع شر و اعلان کلمۃ الحق حملہ کیا اس حملہ مین فرشتگان آسمانی کا بہی نزول تہا اور رجال آلہی سے آنحضرتؐ تمام تر معمور رہے گئے تہے ابتدا وحی زمین مکہ ہی اور اختتام وحی اور تکمیل دین کی مدینۂ منورہ سے ہوی ۱۲۔

منادے جاوین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام
آوین - ۲۰ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم
لوگون کے درمیان آگے سے ہوی - ۲۱ ضرور ہے
کہ آسمان اوسے لئے رہی اسوقت تک کہ سب چیزین
جنکا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیون کی زبانی شروع
سے کیا اپنی حالت پر آوین - ۲۲ کیونکہ موسیٰ نے
باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے
تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی
میرے مانند اوٹھاویگا اور جو کچھ وہ تمہین کہے
اوسکی سب سنیو ۲۳ - اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو
اوس نبی کی نہ سنے وہ قوم سے نیست کیا جاویگا
۲۴ بلکہ سب نبیون نے سموئیل سے لیکے پچھلون
تک جتنون نے کلام کیا ان دنون کی خبر دی ہے
۲۵ تم نبیون کی اولاد اور اس عہد کے ہو جو خدا
نے باپ دادون سے باندھا ہے جب ابرہام سے
کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے ساری گھرانے
برکت پاوینگے -

پادری صاحب اعتراض فرماتے ہین قولہ کہ لفظ
تیرے بھائیون مین سے ہمیشہ بنی اسرائیل کے حق
مین وارد ہوا اور کسی غیر اسرائیلی کے حق مین
وارد نہین ہے ضرور کسی ایسے اشخاص سے مراد ہے
جو بنی اسرائیل مین سے ہون -

اور دلیل آپ یہ بیان فرماتے ہین کہ الفاظ
تیرے یا اپنی بھائیون مین سے اسی کتاب مین
عین اسی موقع مین حضرت موسی یون فرماتے
ہین استثنا ۱۵ باب ۷ اگر تمہارے بیچ تمہارے بھائیون
مین سے تیری سرحد مین تیری اوس سرزمین پر جسے خداوند
تیرا خدا دیتا ہے کوئی مفلس ہو تو اوس سے سخت دلی
مت کیجیو - صاف معلوم ہوا کہ تمہارے بھائیون مین بنی
اسرائیل مراد ہین نہ غیر اسرائیلی استثنا ۱۷ باب
۱۴ و ۱۵ جب تو اوس زمین جو خداوند تیرا خدا
تجھ کو دیتا ہے داخل ہو اور اسپر قابض ہو تو اسکو
اپنا بادشاہ کیجیو جسے خداوند تیرا خدا پسند فرمائے
اور کسی اجنبی کو جو تیرا بھائی نہین اپنا بادشاہ نہ
کر سکیگا - ہماری محمدی بھائی کی تقریر سے بموجب
لازم آیا کہ الفاظ اپنی بھائیون مین سے غیر اسرائیلی
مراد ہو - الخ

اب پادری صاحب تعصب کو چھوڑ کر بدل متوجہ
ہون کہ یہ اعتراض انکا نہایت ہی وصول عدل و
مناظرہ و حق گوئی کے خلاف ہے اور اسی سے آپکی
کتب مقدسہ کی عبارت کی کم فہمی بھی معلوم ہوتی ہے
اور آپ اہل اسلام کے دعاوے کو بھی نہین سمجھے
بائبل کا مطلب نہ سمجھنا تو آپ کا صریح اسی سے ظاہر
ہے کہ اس پیشین گوئی مین ایک نبی عظیم الشان کی
خبر ہے دو چار دس پانچ وغیرہ کی نہین ہے اور
آپ بلا تکلف اس خبر کو بہتون پر حسب زعم آپکے حیال
مین ہون جمانا چاہتے ہین چنانچہ آپ کی عبارت
سے صاف معلوم ہوتا ہے آپ لکھتے ہین قولہ (کسے
ایسے شخص سے مراد ہے جو بنی اسرائیل ہون) یعنے
کہ بنی مثیل موسی ہون اور نمبر ۲۳ مین تو آپ

صاف صاف صفحہ ۹۹ کالم ۲ سطر ۱۴ مین تحریر فرماتے
ہین (یہان اوس سلسلۂ انبیا سے مراد ہے جو یشوع سے
شروع ہوکر کے خداوند یسوع مسیح مین جو ساری نبیون
کا نمونہ اور سر ہے ختم ہوا) یعنے یہ خبر اُن کل انبیا
کی ہے جو یشوع بن نون سے زمانۂ مسیح ابن مریم تک
گذرے حالانکہ استثنا ۱۸ باب ۱۸ و ۱۹ و استثنا
۳۴ باب ۲ و حبقوق ۳ باب ۳ و اعمال ۳ باب
۲۲ و ۲۳ مین جو اوپر لکھے گئے فقط ایک ہی نبی
کی لفظ (ایک) کی ساتھ صاف صاف خبر ہے واقعی
جسارت وجرأت اسیکا نام ہے کہ موسی سے سموئیل
تک اور سموئیل سے پچھلون انبیا تک علی الخصوص پطرس
ساحواری ایک نبی کی خبر بیان کرین اور آپ
اس ہٹ مین کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا اقرار نہ کرنا پڑے سب نبیون پر اس خبر کو بلا
دلیل بلا وجہ چسپان کرین اس صورت مین کون
کہہ سکتا ہے کہ آپ بائبل کو سمجھتے ہین یا کہ آپ بلا تعصب
ہین ہر کوئی جانتا ہے کہ ایک کو ایک کہتے ہین دو
کو دو علی ہذا تین کو تین چار کو چار وغیرہ تو پس
لفظ ایک کو بہتون پر بولنا یہ آپ کا تعصب نہین
تو اور کیا ہے۔

البتہ اگر یون کہے کہ معاذ اللہ خدا کو جمع واحد
کی تمیز نہین اور اس عدم واقفیت قواعد زبان
مین خدا نے صیغہ جمع کو واحد مین بول دیا تو آپ
کا آپ کا دعوے ٹھیک ہو سکتا ہے اور یہ خبر سب
نبیون پر جم سکتی ہے مگر حضرت من پھر آپ ہنود کو
اسکا کیا جواب دین گے جب وہ یون کہین گے کہ
بنی اسرائیل کا خدا معاذ اللہ ایسا جاہل ہے تو پھر
ہماری معبودون اور خداؤن کی کیا خطا ہے
جو اونپر عیب جہالت کا لگایا جاتا ہے۔

بائبل کے مطالعہ کرنے والے اور ناظرین عالیہ
اور خود منصف عیسائی ہی انصاف فرماوین کہ
یہ خبر بسند مختلف تمام صحایف انبیا مین سب نبیون
کے واسطے ہے یا مخصوص ایک کی ذات قدسی صفات
کے ہے اگر سب کے لئے ہوتی تو جا بجا لفظ (ایک)
کا کیون وارد ہوتا۔ مگر پادری صاحب یہی کیا
کرین اپنی بزرگون آباؤن کے مقلد ہین ان
سے کوئی قدم آگے ہی رکھین گے کہ ان کی بزرگون
نے ایک کو جو مراد خدا احد سے ہے اور اسے ایک
خدا کا تمام بیبل مین تذکرہ ہے تین پر اسند لال
کیا جب ایک خدا کو تین خدا بولا گیا تو پادری صاحب
ایک نبی کو سب نبیون پر کیون نہ محمول کرین۔
آفرین صد آفرین آپ کی پیشواؤن بزرگون نے
ایک خدا کو تین خدا بنایا آپ نے ایک نبی کو
بہت نبی بنائے بیشک مصرعہ اگر پدر نتواند
پسر تمام کند۔

پادری صاحب فرماتے ہین کہ لفظ بھائی کا ہمیشہ
بنی اسرائیل پر وارد ہوا ہے اور بنی اسماعیل کو
اس سے کچھ تعلق نہین اس اعتراض سے تو صاف
معلوم ہوتا ہے کہ آپنے آجتک کتب مقدسہ کا
سیر و مطالعہ نہین کیا ورنہ آپ ایسا لاطائل بیہودہ

اعتراض کیون کرتے۔ اب معلوم ہو کہ حضرت ابراہیم کے
دو بیٹے تھے پہلے حضرت اسماعیل جو حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی چھیاسی برس کی عمر مین حضرت ہاجرہ سے پیدا ہوے
دوسرے حضرت اسحاق علیہ السلام جو حضرت ابراہیم
کی سو برس کی عمر مین حضرت سارہ سے پیدا ہوے
خدا ان دونون کو اولاد ابراہیم کہتا ہے اور دونون
ہی کی اولاد سے برابر ایک ہی طرح کا وعدہ فرماتا
ہے جو ہمیشہ کے واسطے ہے اور عقلاً کیا ایک شخص
کے دو بیٹے آپس مین ایک دوسرے کے بھائی نہین
ہوتے یا خدا نے بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کے بھائی
بندی سے مستثنی کر دیا ہی نہین ہرگز نہین بلکہ ابراہیم
کو جا بجا قومون کا باپ ٹھہراتا ہے اور اسماعیل کو
ابراہیم کا بیٹا اور بنی اسرائیل کا بھائی کہتا ہے۔
دیکھو پیدائش ۱۶ باب ۱۰۔
اور ہاجرہ ابرام کے لئے بیٹا جنی اور ابرام نے اپنے
بیٹے کا نام اسماعیل رکھا۔ ۱۸ باب ۲۳ تب ابرہام
نے اپنے بیٹے اسماعیل ۲۴ اور جب اوس کے بیٹے
اسماعیل کا ۱۶ باب ۱۱ اور خداوند کی فرشتہ نے
اوسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنیگی اوسکا
نام اسماعیل رکھنا ۱۲ اور وہ اپنے سب بھائیون
کی سامنے بود و باش کریگا ۲۱ باب ۱۲ خدا نے ابرہام
سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور تیرے لونڈی کی
بابت تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات
کی حق مین جو سرہ نے تجھ سے کہی اوسکی آواز پر
دھیان رکھ کیونکہ تیری نسل اسحاق سے کہلاویگی
۱۳ اور اس لونڈی کی بیٹے سے بھی مین ایک قوم
پیدا کرونگا اس لئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے۔
دیکھو دونون کو حضرت ابراہیم کی نسل اور
ایک کو دوسرے کا بھائی اور دونون سے دو
قوم پیدا ہونا کہا گیا ہے پادری صاحب اسبات کو
بھی یاد رکھین کہ دونون یعنے بنی اسرائیل و بنی
اسماعیل مین قطع نظر اثبات برادری کے کچھ
وعدہ بھی ضرور ہے جو آیات آیندہ مین آتا ہے
کیونکہ اس وعدہ کی بحث آخر مین کی جائیگی۔
پیدائش ۲۵ باب ۱۲ اور ابرہام کے بیٹے اسماعیل
کا۔ ۱۸ اور وے حویلہ سے شور تک جو مصر کے
سامنے اس راہ مین ہے جس سے اسور کو جاتے ہین
بستے تھے انکا قطعہ زمین ان کی سب بھائیون سے
سامنے پڑا تھا۔
انصاف ای ناظرین انصاف دیکھو کس صراحت کی
ساتھ بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی بیان ہوے
ہین اور خدا نے بھی فرما دیا کہ اسماعیل بھی ابراہیم
کی اولاد اوسی طرح سے ہے جس طرح سے اسحاق
علیہ السلام اولاد ابراہیم ہین پادری صاحب دعوی
کرتے ہین کہ لفظ بھائی کا ہمیشہ بنی اسرائیل مین
وارد ہوا ہے غیر اسرائیل مین نہین وارد ہوا
حالانکہ اکثر جا بائبل مین علاوہ ان آیات سے جو
بیان ہوئین بھائی کا لفظ بنی اسماعیل پر وارد
ہے پس اپنی رائے کو خدا کی کلام پر ترجیح دینا
پادریون ہی کا کام ہے۔

اب ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ بالتحقیق بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے برادر ہم عہد و ہم رتبہ ہین تو لفظ تیرے بھائیون مین سے بنی اسماعیل کیون نہین مراد ہون گے خصوصاً اس حالت مین کہ خدا بار بار ابراہیم سے ان دونون نسل کی معاملہ مین ہمیشہ ہمیشہ سے واسطے عہد کرتا ہے اور برکت کا جسکی معنی نبوت سے ہین وعدہ کرتا ہے حضرت مسیح تو یہوداہ فرزند اسرائیل سے ہین وہ تو ہرگز ہرگز برادر بنی اسرائیل نہین ہو سکتے البتہ اگر مسیح یہوداہ سے اولاد مین نہ ہوتے تو خیر کچہ گنجایش پادری صاحب کے دعوے مین ہوتی مگر تب بھی قتل مسیح کی بلا ایسے لگی ہوی تہی کہ کبھی پیچھا نہ چھوڑتی ہان برادران بنی اسرائیل اور یہی ہین یعنے بنی مخطورہ بنی عیسو بھی بنی اسرائیل کے برادر ہین لیکن انکی نسبت خود پادری صاحب اقرار کرتے ہین قولہ۔ یہ بیان بنی عیسا و بنی قطورہ کی نسبت نہین ہو سکتا کیونکہ وہ روحانی برکت اور نبوت کے وارث نہین ہوے انتہی۔

اور واقعی خدا نے بھی کسی جگہ ان دونون گروہ بنی عیسو بنی قطورہ کی نسبت کوئی وعدہ نہین کیا پس بجز بنی اسماعیل کے بنی یہوداہ کا کون بھائی ہے جس سے وعدہ نبوت ہوا۔ ہان فرزندان آدم کی طرح سب ایک دوسرے کے بھائی ہین لیکن اس خبر کو جو بائبل مین بشدومد بوراثت دائمی اسمٰعیل و اسحاق کے لئے بیان ہوی ہے اس قسم کی بھائی بندی سے کچھ علاقہ نہین بھائی بھی قسم قسم کی ہوتے ہین مگر اس آیت مین بھائی کے اقسام کا جو ذکر نہین ہے تو پادری صاحب بھی بلا روک ٹوک دعوے کر بیٹھے اگر سب قرائن جو متعلق اس خبر سے ہین ملا لئے جاوین تو صاف معلوم ہوگا کہ یہان پر خاص بنی اسماعیل کو بھائی کہا گیا ہے کیونکہ حسب وعدہ الٰہی جو اسماعیل و اسحٰق سے ہوا بنی اسرائیل کے طرح بنی اسماعیل مین بھی کوئی نبی برپا ہونا چاہئے۔ ہر سخن وقتی و ہر لحظہ مکانے دارد۔ پر ذرا پادری صاحب کان لگائین یون تو بائبل بڑی ضخامت کی کتاب ہے اور اسمین ہر باب کا ذکر ہے پس اس آیت کو دوسرے مضمون کی آیت سے ملانا اور اس سے خلاف قاعدہ اپنا مطلب نکالنا قانون انصاف کے برخلاف ہے باقی جو آپ استثنا ۱۵ باب ۱۷ و ۱۷ باب ۱۴ و ۱۵ وغیرہ جسمین بھائی کا لفظ موجود ہے بنی اسرائیل پر استدلال کرنا اور کھینچ تان کر اپنا مطلب پیدا کرنا سراسر آپ کی غلطی ہے کیونکہ اسمین بھی شراکت بنی اسمٰعیل بلکہ بنی قطورہ بنی عیسو کی ہی خاص بنی اسرائیل مراد لینا آپ ہی کی ہمت ہے یہ کیا ضرور ہے کہ مفلس بھائی بنی اسرائیل ہی مین ہون اور بنی اسماعیل مین نہ ہون یا کہ بادشاہ بنی اسرائیل ہی مین سے بنایا جاوے اور بنی اسمٰعیل باوجود یکسان وعدہ کے ترکۂ پدری سے محروم

کئے جاوین جو پڑوسی کو اپنی ساری جان سے پیارا
کرنے کو کہتا ہے وہ ایک طرفی حکم سے ایک بھائی
کو مفلس کب چھوڑ سکتا ہے بہرحال یہان بھی بنی
اسماعیل مستثنی نہین کئے گئے بلکہ برابر سے شریک
ہین البتہ اوسمین اور اسمین اتنا فرق ہے کہ
اوس خبر نبوت مین تو تیری بھائیون سے خاص
بنی اسماعیل مراد ہین اور یہان باب ۱۵ و ۱۷
وغیرہ مین بالعموم بنی اسرائیل و بنی اسماعیل دونون
مراد ہین کیونکہ یہ انتظام دینوی ہے اور وہ
دینی[1] ہم نہین جانتے کہ اس دلیل سے پادری صاحب
کا کیا نتیجہ ہے اہل اسلام مین سے تو کوئی یہ نہین
کہتا کہ سب جگہ بائبل مین بھائی سے مراد بنی اسمٰعیل
ہے ہین بلکہ عموماً ہمارا دعوی تو یہ ہی ہے جیساکہ
پادری صاحب نے بھی شروع مضمون مین اہل
اسلام کی طرف سے لکھا ہے۔ کہ لفظ بھائی چارگروہ
بنی اسرائیل بنی اسماعیل بنی قطورہ بنی عیسو پر
مستعمل ہو سکتا ہے جن مین سے بنی اسرائیل ہین
اگر اوس مثیل موسی کے تلاش کی جاتی ہے تو
نہین ملتی۔ یوشع بن نون مثیل موسی نہین یوشع
سے مسیح تک نہین اور مسیح قطع نظر نہ ہونے
مثیل موسی کے فرزندان اسرائیل سے ہین
اور اسمین شرط برادری مشروط ہے اور بنی
عیسو بنی قطورہ سے کوئی وعدہ نبوت ہوا ہی
نہین پس ضرور یہ بنی موعود پیغمبر عرب ہین۔

[1] یعنے خبر نبوت ۱۲۔

صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ کہ اسماعیل بن ابراہیم
کی اولاد سے جو بنی اسرائیل کے بھائی ہین۔ اور وہ
سب کام کیا قولی کیا فعلی جو ذات موسوی مین
تھے آپ کی ذات قدسی صفات پر ختم ہو گئے پس
لفظ تیرے بھائیون سے خاص مراد فرزندان اسمٰعیل
سے ہے نہ کہ اسرائیل سے۔
ہٹ دھرمی کا تو علاج کچھ نہین ہے ورنہ نبوت پیغمبر
عرب کو جو صاف طور سے بلاشبہ اس خبر مین بسند
مختلف وارد ہوے اور جسکا تذکرہ بائبل مین ہیت
جگہ آیا پادری صاحب کو بقامت خم تسلیم کرنا فرض
و واجب ہے یا اپنی مطلب کی پیروی مین (اگرچہ
ایسی بات کی پیروی بے دینی ہے) عمدہ دلائل
بیان کرنا مناسب ہے نہین تو دل ہی مین انصاف
کرکے چپ ہو رہین اور پھر کبھی بلا دلیل عیسائیون
مین سرخرو ہونے کے لئے ایسا مضمون نہ لکھیہ
مار اکرین کیونکہ عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ خدا
حی و قیوم کا سامنا ہوگا اوسوقت مشن کی امداد
کام نہ آئیگی و ما علینا الا البلاغ۔
دوسرا اعتراض پادری صاحب کا یہ ہے کہ قولہ
مجھ کو خدا کے کلام سے خاصکر توریت پر غور کرنے
سے صاف معلوم دیتا ہے کہ نبوت یا دینی برکت
کا بنی اسماعیل پر دورہ نہین ہے۔ الخ۔
ہمارا دل نہایت دردمند اور غمگین ہوتا ہے
کہ ہمارے بھائی عیسائی بڑے ہی متعصب ہین
کہ لفظ برکت اگر اسحاق سے واسطے آئے تو مراد

اوس سے نبوت یا دینی برکت ہو اور اگر وہی لفظ
اسماعیل علیہ السلام کے حق مین وارد ہو تو اوسکو
دینوی برکت سمجھی جاوے حالانکہ دونون مقام
سے برابر ایک طرحکی الفاظ سے ایک ہی طرحکے بات
کا جا بجا وعدہ ہوا۔ مگر افسوس پادری صاحب
نے انصاف یہ کیا کہ حضرت اسحاق سے جو وعدہ
برکت ہے وہ نبوت کے معنے مین ہے اور حضرت
اسماعیل سے جو وعدہ برکت ہے وہ اوس سے نبوت
مراد ہین۔ واہ جب کتب مقدسہ خود ہی
مین رسول عربی کی خبر بصراحت تمام درج دیکھی
اور کوئی دلائل اسکے رد کے نپائے تو برکت کی
معنی دینوی برکت بتلائے اور بنی اسماعیل
کا حق برادری جو خاص خدا اپنی ہی کلام مین
ثابت کرتا ہے اپنی زعم مین ساقط کر دیا اور ذرا
بھی خیال باز پرس قیامت نہ رکھا۔ شعر
کوئی ہمدم و مونس جب نہ ملا تو غزال رمیدہ کا انس کیا
ہمین بے وطنی نے مزہ یہ دیا کہ ذرا بھی خیال وطن نرہا

آب مین منصفون سے انصاف چاہتا ہون کہ
اسناد ذیل بائبل کو غور سے پڑہکر خیال فرماوین
کہ حضرت ابراہیم سے کیا وعدہ ہوا تہا اور دونون
فرزندان ابراہیم کے حق مین وہ وعدہ تہا یا
نہین اور کہ اس وعدہ کا ظہور دونون خاندان
مین ہوا یا کہ فقط ایک کی اور یہ کہ اس وعدہ
سے مراد دینی برکت ہے یا دینوی۔

استثنا ۱ باب ۱۔ ان باتون کے بعد خداوند
کا کلام رویا مین ابرام پر اوترا اور کہا کہ ای ابرام
تو مت ڈر مین تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہون
۲۔ ابرام نے کہا ای خداوند خدا تو مجہ کو کیا
دیگا مین تو بے اولاد جاتا ہون اور میرے
گہر کا مختار دمشقی الیعزر ہے۔ ۳ پہر ابرام
نے کہا دیکہ تو نے مجہے فرزند نہ دیا اور دیکہ
میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا۔ ۴۔ تب خداوند
کا کلام اوسپر اوترا اور اسنے کہا کہ یہ تیرا وارث
نہ ہونے کا بلکہ جو تیرے صلب سے پیدا ہوگا وہی
تیرا وارث ہوگا۔ ۵۔ اور وہ اوسکو باہر
لے گیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر
اور ستارون کو گن اگر تو گن سکے اور اسے
کہا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی۔ فقط

یہ اوسوقت کی رویا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام
سے کوئی لڑکا دونون لڑکون مین سے نہین
پیدا ہوا تہا ابراہیم علیہ السلام کو کمال فکر ہوا
کہ میرے بعد میرا وارث کون ہوگا۔ میرے گہر
کا مختار تو الیعزر ہے اور دینی وارث کوئی
بہی نہین غرضکہ میرا وارث دینی و دینوی کوئی
نہین اوس وقت خدائے پاک نے آپ کی
تسکین فرمائی اور بڑے دلجوئے سے فرمایا
کہ تیرا وارث سوائے تیرے اولاد
صلبی سے کوئی نہ ہوگا۔

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چہپا۔